حضرت سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ اللہ

مصنف

مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

رئیس التحریر
مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

اس کتاب میں پڑھیے

کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات
اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا قلمی جہاد
امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا درس ادب
احادیث موضوعہ اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اہل سنت فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ
رسول
محمد

سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تصنیف ــــــــ مفتی محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی
کمپوزنگ ــــــــ محمد فیصل مشتاق
سن اشاعت ــــــــ مئی 2008ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

مکتبہ اہلِ سنّت فیصل آباد

فہرست مضامین

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّابَعْدُفَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات

تمہید ومقدمہ

قرآن مجید کے تراجم تقریباً ہر زبان میں شائع ہوئے اور ہو رہے ہیں لیکن الحمدللہ جتنی مقبولیت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے ترجمۂ قرآن کنز الایمان کو نصیب ہوئی یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ نہایت ہی مختصر سے وقت میں کہ جس کا تاریخی نام ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' ہے جو ۱۳۳۰ھ میں شائع ہوا۔ اس سن کے بعد بھی اشاعت کا معاملہ گوشۂ خمول میں رہا۔ لیکن جوں ہی تاج کمپنی میں اس کی اشاعت شروع ہوئی تو پھر اس کے بعد تمام ترجموں پر صحت اور درستگی کے اعتبار سے فوقیت لے گیا جس کا اعتراف کارکنانِ تاج کمپنی نے کیا۔

اس ترجمہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر مخالفین کے پیٹ میں درد ہونے لگا تو آپ کے ترجمۂ قرآن میں کیل کانٹے نکالنے شروع کر دیئے تاکہ مسلمان دھوکے میں آجائیں اور اس ترجمے کی طرف سے ان توجہ ہٹ جائے اور اس کا چڑھتا ہوا سورج غروب ہوجائے۔ اور نہ صرف کنز الایمان کے خلاف زہر اُگلا گیا بلکہ اس پر پابندی لگانے کی سرتوڑ کوشش کی گئی۔ لیکن

دشمن چہ کند چو باشد مہربان دوست

ادھر یہ حال کہ جتنا مخالفین کنزالایمان کو نیچا دکھانے کی کرتے اس سے بڑھ

کر کئی گُنا یہ آگے کی منازل پہ ترقی کرتا چلا گیا اور اب تو اس کی منزلیں اتنی دُور تک پہنچی ہیں کہ مخالفین سر پیٹ رہے ہیں۔

اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ ترجمہ الہامی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ازخود نہیں کیا بلکہ تائیدِ ایزدی سے کرایا گیا، چنانچہ اس ترجمہ (کنز الایمان) کا شانِ ورود یہ ہے:

''صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے قرآن مجید کی صحیح ترجمہ کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ترجمہ کر دینے کی گزارش کی۔

آپ نے وعدہ فرمالیا۔ لیکن دوسرے مشاغل دیرینہ کثیرہ کے ہجوم کے باعث تاخیر ہوتی رہی جب حضرت صدر الشریعہ کی جانب سے اصرار بڑھا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چونکہ ترجمہ کیلئے میرے پاس مستقل وقت نہیں ہے اس لئے آپ رات میں سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں۔ چنانچہ حضرت صدر الشریعہ ایک دن کاغذ، قلم اور دوات لے کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ دینی کام بھی شروع ہو گیا۔

ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ زبانی طور پر آیاتِ کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے اور صدر الشریعہ اس کو لکھتے رہتے لیکن یہ ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ پہلے کتب تفسیر ولغت کو ملاحظہ فرماتے بعدہٗ آیت کے معنی کو سوچتے پھر ترجمہ بیان کرتے بلکہ آپ قرآن مجید کا فی البدیہہ برجستہ ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قوت حافظہ پر بغیر زور ڈالے

قرآن شریف روانگی سے پڑھتا جاتا ہے پھر جب حضرت صدرالشریعہ اور دیگر علمائے حاضرین اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے کا کتب تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیر کے بالکل مطابق ہے الغرض اسی قلیل وقت میں یہ ترجمہ کا کام ہوتا رہا۔ پھر وہ مبارک ساعت بھی آ گئی کہ حضرت صدرالشریعہ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید کا ترجمہ کرالیا اور آپ کی کوشش بلیغ کی بدولت دنیائے سنیت کو کنزالایمان کی دولت عظمیٰ نصیب ہوئی۔

(سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ از صدرالدین احمد صفحہ ۲۷۴ تا ۲۷۵)

الہامی ترجمہ ہونے کے دلائل

(۱) مصنف کتنا ہی زیرک زمان ہو پھر بھی اپنی تحریر میں غلطی کر جاتا ہے جس سے اسے اپنی غلط تحریر پر لکیر کھینچنی پڑتی ہے خواہ اپنی تحریر کو برسوں سوچ بچار کے بعد لکھے لیکن یہاں یہ حال ہے کہ ترجمہ برجستہ منہ سے نکل رہا ہے اور ادھر لکھا جارہا ہے نہ سوچ بچار ہے نہ کہیں ٹھہراؤ ہے پھر کمال یہ ہے کہ پورے تیس پاروں کے ترجمہ میں کہیں بھی لکیر کھینچنے کی نوبت نہیں آئی اصل مسودہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی میں محفوظ ہے۔ آنکھوں سے دیکھ کر میری طرح کہہ دیں کہ ترجمہ سعی انسانی نہیں بلکہ الہامی ہے۔

(۲) علامہ عبدالستار طاہر رضوی مدظلہ نے ایک فہرست تیار فرمائی ہے جو اگلے اوراق میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے یہ فہرست معمولی نوشت وخورند قسم کے لوگوں کی نہیں بلکہ اپنے دور کے محقق علماء کرام کی ہے جنہیں منجانب اللہ توفیق نصیب ہوئی کہ

کنزالایمان پر جس نے بھی کیچڑ اچھالا اس کا فوراً ایسا دندان شکن جواب ملا کہ جس کے بعد معترض کو دوبارہ کچھ کہنے کی جرات نہ ہوئی۔ یہ بھی منجانب اللہ کنزالایمان کے تحفظ کا ایک ربانی سامان ہے ورنہ دیگر تراجم کے متعلق دیکھ لیں کہ ان کی اغلاط کی بھرمار ہے جنہیں نہ صرف خواص بلکہ عوام تک جانتے ہیں لیکن کسی ترجمہ کے لئے کسی طرح دفاع نہیں ہوا اور یہاں یہ حال ہے کہ کنزالایمان کا دفاع کئی درجنوں تک پہنچا ہے علامہ عبدالستار رضوی مدظلہ لکھتے ہیں کہ یوں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر انہوں نے بھی لکھا، بیگانوں نے بھی اور حق تو یہ ہے کہ حق نے حق کو ہر دور میں منوایا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر قریباً ہر موضوع پر لکھا جا چکا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا اس لئے کہ ان کی ذات کے بے شمار پہلوؤں پر کام ہو رہا ہے اور ان گنت گوشوں پر لکھا جانا باقی ہے، اس وقت اُن کے ترجمہ قرآن، کنزالایمان پر اب تک ہونے والے کام کی تفصیل پیش کی جارہی ہے تاکہ شانِ رضویت کا یہ پہلو بھی بایں طور پر اُجاگر ہو سکے۔ یہ تفصیل یہ ہے۔

تفصیل

نمبر شمار	عنوان	مصنف: مؤلف: جریدہ تاریخِ اشاعت	مقام اشاعت
۱	کنزالایمان اور دیگر تراجم کا موازنہ	ماہنامہ رضائے مصطفیٰ اکتوبر ۱۹۶۴ء	گوجرانوالہ
۲	ترجمہ: اعلیٰ حضرت	ماہنامہ جام رضا اپریل ۱۹۶۹ء	راولپنڈی
۳	اعلیٰ حضرت کا ترجمۂ قرآن اور دیگر تراجم	مولانا رضائے المصطفیٰ اعظمی ماہنامہ ترجمانِ اہلسنت نومبر دسمبر ۱۹۷۵ء	کراچی
۴	محاسن کنزالایمان	ملک شیر محمد اعوان، مرکزی مجلسِ رضا۔ رضا اکیڈمی ۱۹۷۵ء	لاہور

۳۱	کنز الایمان اور اس کی فنی حیثیت	علامہ رانا جاوید القادری ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۷ء	لاہور
۳۲	کنز الایمان ہدایت کا نشان	ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ﷺ نومبر ۱۹۸۷ء	گوجرانوالہ
۳۳	کنز الایمان اور اسکی فنی حیثیت	خطاب علامہ طاہر القادری ماہنامہ منہاج القرآن جنوری ۱۹۸۸ء	لاہور
۳۴	کنز الایمان اور اسکی فنی حیثیت	خطاب علامہ طاہر القادری ماہنامہ منہاج القرآن جنوری ۱۹۸۸ء	لاہور
۳۵	تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ	پروفیسر عشرت حسین مرزا ماہنامہ جادہ اعلیٰ حضرت نمبر جنوری ۱۹۸۸ء	جہلم
۳۶	کنز الایمان تفاسیر کی روشنی میں	مولانا محمد صدیق ہزاروی ۱۹۸۸ء	لاہور
۳۷	خصائص کنز الایمان	علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری، مارچ ۱۹۸۸ء	لاہور
۳۸	امام احمد رضا فاضل بریلوی اور ترجمۂ قرآن کی خصوصیات	مولانا کلیم الرحمان رضوی مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ستمبر ۱۹۸۸ء	کراچی
۳۹	ترجموں کی غلطیاں	مکتبہ رضائے مصطفیٰ	گوجرانوالہ
۴۰	توضیح البیان لخزائن العرفان	مکتبہ رضائے مصطفیٰ	گوجرانوالہ
۴۱	انوار کنز الایمان	مولانا وارث جمال بارعلوی	براؤن شریف
۴۲	قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی	مولانا قاری رضاء المصطفیٰ	
۴۳	کنز الایمان اہل حدیث کی نظر میں	علامہ سعید بن عبدالعزیز	لاہور
۴۴	پاسبان کنز الایمان	مولانا ابوداؤد صادق	گوجرانوالہ
۴۵	کنز الایمان اور دیگر معروف اُردو تراجم	پروفیسر مجید اللہ قادری (تحقیقی مقالہ)	کراچی

۴۶	قرآن مجید کے اردو تراجم پر ایک طائرانہ نظر	علامہ عبدالحکیم شاہ جہان پوری (قلمی)	لاہور
۴۷	تراجم قرآن کے ہجوم میں کنزالایمان	مولانا محمد وارث جمال یار علوی ماہنامہ فیض الرسول اکتوبر نومبر ۱۹۸۸ء	براؤں شریف بھارت
۴۸	بلیاتِ کنزالایمان		راولپنڈی
۴۹	مقالہ بر کنزالایمان	پروفیسر ڈاکٹر اسلم فرخی	کراچی
۵۰	اُردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر	مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (قلمی)	کراچی
۵۱	بریلوی ترجمۂ قرآن کا علمی تجزیہ	مولانا اخلاق حسین قاسمی	لاہور
۵۲	اُردو تراجم قرآن تقابلی مطالعہ	مولانا قاری رضاء المصطفٰے اعظمی سہ ماہی تصوف، جنوری تا مارچ ۱۹۷۹ء	کراچی
۵۳	قرآن پاک کے اُردو تراجم کا تقابلی جائزہ	صاحبزادہ وجاہت رسول قادری مجلہ معارفِ رضا ستمبر ۱۹۸۹ء	کراچی
۵۴	کنزالایمان اربابِ علم و دانش کی نظر میں	محمد عبدالستار طاہر، ستمبر ۱۹۸۹ء	کراچی
۵۵	قرآن سائنس اور امام احمد رضا	پروفیسر مجید اللہ قادری، ستمبر ۱۹۹۸ء	کراچی
۵۶	اعلیٰ حضرت اور کنزالایمان	مولانا محمد وارث جمال یار علوی ماہنامہ استقامت مارچ ۱۹۸۱ء	کانپور بھارت
۵۷	فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے	قاری رضاالمصطفٰے معارف رضا شمارہ دہم کراچی ۱۹۸۸ء	حیدرآباد

نوٹ: یہ فہرست پرانی ہے اس کے بعد کنزالایمان پر کام ہوا اسے بالاستیعاب جمع کیا جائے تو آج تک سو دو سو کے لگ بھگ ہوگا۔ اس کیفیت کے پیشِ نظر میں اسے الہامی ترجمہ نہ کہوں تو کیا کہوں۔

کر ترجمہ پیش کیا گیا۔ حالانکہ قرآن مجید کے ترجمہ کے لئے جیسے پہلے عرض کیا گیا ہے کہ لغات عربیہ کی چھان بین کر کے ایسا ترجمہ ہونا چاہیے جو اسلامی اصول پر پورا اتر سکے امثلہ میں سے صرف ایک مثال ترجمہ قرآن مسمی بہ کنزالایمان کو دیکھ لیجئے کہ اس میں نہ صرف ترجمانی کا حق ادا کیا بلکہ اسی ترجمہ میں کئی معرکۃ الآراء مسائل کو ایک ایک جملہ میں بیان فرمادیا ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت مجدد دین وملت سیدنا شاہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے بے نظیر ترجمہ قرآن "کنزالایمان" پر خطۂ ہندوپاک کو یہ فخر حاصل ہے کہ اسے بین الاقوامی تراجم کے بالمقابل پیش کیا جائے تو بحمدہ تعالیٰ عالم اسلام کے جمیع تراجم سے ممتاز متصور ہوگا۔ نہایت وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ترجمہ کو وہی درجہ حاصل ہے جو مثنوی شریف کے بارے میں کہا گیا ہے کہ!

ہست قرآن بزبان پہلوی

اس لئے کہ قرآن مجید کو عربیت سے اردو میں جس طرح اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے ڈھالا ہے بہت کم مترجمین کو نصیب ہوا ہے۔ جیسا کہ تقابلی تراجم کے باب میں واضح ہے۔

ترجمانی کی کہانی

سلطنت حیدرآباد دکن کے آخری سلطان نظام الملک ہفتم میر عثمان علی خاں کے پاس ایک صاحب تھے۔ جنہیں آج سے پچاس ساٹھ برس پہلے دو ہزار

روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ان کا کام فقط یہ تھا کہ جسے میر عثمان علی خان زبانی پیغام بھیجنا چاہیں اسے وہ اس طرح پہنچادیں جس طرح میر عثمان علی خان نے پیغام دیا ہے پیغام سناتے وقت پہنچانے والے صاحب پر ان کیفیات کا طاری ہونا ضروری تھا جو پیغام بھیجتے وقت میر عثمان خان پر طاری ہوتی تھیں۔میر عثمان علی خان خوش ہوکر کوئی بات کہتے تو وہ بھی خوش ہوکر اسے نقل کرتے۔میر عثمان علی خان بگڑ کر، تیوری چڑھا کر بات کرتے تو وہ بھی بگڑتے اور تیوری چڑھاتے الفاظ کا بدلنا تو ممکن ہی نہیں تھا۔لہجہ اور طرزِ کلام بھی میر عثمان علی خان کا رہتا تھا۔مخاطب جان جاتا تھا کہ مجھ پر عنایت ہوئی ہے یا عتاب ہوا ہے۔

متعلقات ضروریہ برائے ترجمہ

علامہ زرقانی رحمۃ للہ علیہ نے لکھا کہ میرے دور میں ایک سو بیس قرآن مجید تراجم تک پینتیس زبانوں میں لکھے جاچکے ہیں ان میں بعض تو بار بار چھپے ہیں یہاں تک کہ بعض تراجم چونتیس بار چھپے ہیں۔

(مناہل العرفان جلد ۲، صفحہ ۳)

اس کے بعد لکھا ہے کہ مترجمین نے مختلف مقاصد کے لئے ترجمے کئے:

''ومن ھؤلاء الذین ترجموہ من یحمل للاسلام عداوۃ ظاھرۃ ومنھم من یحمل حبالہ''۔ ترجمہ: ان میں بعض نے اسلام دشمنی کی بنا پر اور بعض نے اسلام کی محبت میں ترجمے کئے۔

(مناہل العرفان جلد ۲، صفحہ ۳)